کتابچہ
نمبر 19

عظمتِ سادات

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آل پر
درود شریف بھیجنے کی فضیلت

مُرتّب :آغا سید محمد شاہ چشتی

نظر ثانی : مفتی سید عبدالرحمٰن شاہ صاحب دامت برکاتہ

پیشکش : سید الطاف حسین شاہ چشتی دوپاسی
(چیر مین تحریک اتحاد بین السادات پاکستان)

https://www.youtube.com/@Haq.Dopasi
haq.dopasi.786@gmail.com
Contact No 0301-2115588
0311-2115588

تحریکِ اتحاد بین السادات پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

درود شریف کے بے انتہا فضائل ہیں بلکہ فضائل کی کوئی حد نہیں۔ بے شمار فیوضات و برکات ہیں اگر تمام فرشتے دفتر کے دفتر فضائل درود پر لکھیں بھی تو ختم نہیں ہوں گے۔ یہ اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف ہے تمام دنیاوی واخروی مسائل کا حل درود شریف میں رکھا گیا ہے جس میں لحہ بہ لحہ رسول اکرمؐ اور انکے اہلبیتؑ پر اللہ پاک اور اسکے فرشتوں کی طرف سے رحمتیں برکتیں نازل ہو رہی ہیں۔ درود شریف میں انسانی دکھوں اور مصیبتوں کا علاج ہے ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا تو اللہ تعالی اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ کوئی عبادت کوئی عمل دعا و مناجات درود شریف کے بغیر اللہ پاک کی درگاہ میں قابل قبول نہیں ہوتی شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب فضائل درود شریف میں درود شریف کے بے شمار فضائل بیان فرمائے ہیں آپ لکھتے ہیں کہ:

"قرآن پاک میں بے شمار احکامات ارشاد فرمائے نماز، روزہ، حج وغیرہ بہت سے انبیاء کی توصیفیں اور تعریفیں بھی فرمائیں ان کے بہت سے اعزاز واکرام بھی فرمائے حضرت آدم علیہ الصلواۃ والسلام کو پیدا فرمایا فرشتوں کو حکم دیا کہ ان کو سجدہ کریں لیکن کسی کو یہ اعزاز نہیں فرمایا کہ یہ کام میں بھی کرتا ہوں تم بھی کرو یہ اعزاز صرف سید الکونین فخر عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے لئے ہے۔" (فضائل درود صفحہ ۷، مولانا محمد زکریا، بانی تبلیغی جماعت مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

قدرت اللہ شھاب نے اپنی خودنوشت شھاب نامہ میں درود شریف کے حوالے سے بہت خوبصورت بات لکھی ہے۔ کہ اللہ تعالی نے درود شریف کا صرف حکم دیکر اس کی تعمیل کا مطالبہ نہیں کیا بلکہ خود اپنے ایک عمل کی مثال دیکر اس کی تقلید کی فرمائش کی ہے۔ ایک عبد کی فضیلت کا اس سے بڑھ کر کوئی اور درجہ تصور میں بھی لانا محال ہے۔

درود شریف کی مثال ڈسپیچ بکس کی ہے جو عااس ڈسپیچ بکس میں بند ہو کر اللہ تعالی کے دربار میں پہنچے اس کی جانب خصوصی اور فوری توجہ کا منعطف ہونا زیادہ قرین قیاس ہے۔ (شھاب نامہ مصنف قدرت اللہ شھاب صفحہ ۱۲۲۱)

صحیح بخاری و صحیح مسلم شریف دیگر کتبِ صحاح و مسانید میں بے شمار احادیث وارد ہوئی ہیں جن میں درود شریف میں آل محمدؐ کو شامل کیا گیا ہے۔ تفسیر در منثور میں حافظ جلال الدین ابو بکر سیوطی نے ان احادیث کے علاوہ اس موضوع پر ۱۸ احادیث نقل کی ہیں جن میں آل محمد پر صلواۃ واجب ہے حافظ ابن قیم نے اپنی کتاب رسول اکرمؐ پر درود وسلام میں ان روات صحابہ کرام کی

فہرست پیش کی ہے جنہوں نے مذکورہ احادیث نقل کی ہیں جن کے نام یہ ہیں۔ عبداللہ ابن عباسؓ، طلحہؓ، ابوسعید خدری، ابو ھریرہ، ابو مسعود انصاریؓ، عبداللہ ابن مسعود، کعب من عجرہ اور حضرت علی ابن ابی طالبؑ، ابوحمید ساعدیؓ، زید بن حارثہؓ، انس بن مالکؓ، عمرؓ بن خطاب عبدالرحمان بن عوف، حسن بن علیؑ، براء بن عازب، جابر بن عبداللہ انصاریؓ، ابورافعؓ، عبدالرحمان بن بشیر بن مسعودؓ، عمار بن یاسرؓ، ابوامام بن سہل، ابوذر غفاریؓ، وائلہ بن الاسقع، ابو بکر بن قحافہ، عبداللہ ابن عمرو، سعید من عمیر انصاریؓ، جابر بن سمرہؓ، ابوامامہ باہلیؓ، فاطمہؑ بنت محمد صلی اللہ وعلیہ وآلہ وسلم سہل بن سعد سعدیؓ، اس کے علاوہ دیگر کاتبِ احادیث سنن ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن داؤد، امام مالک، کنزالعمال، کنوزالحقائق کے علاوہ بھی تمام احادیث کی کتابوں میں موجود ہیں جس پر تمام امت مسلمہ کا اجماع ہے۔

احادیث میں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں درود بھیجنے کا صحیح طریقہ بھی خود بتادیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے کسی بھی مقام پر صلوات میں اپنی آل اور اہل بیتؑ کو خود سے جدا نہیں فرمایا، لہذا حکم و تعلیم و سیرت و سنت رسول ﷺ کے مطابق درود و صلوات میں کسی بھی مقام پر محمد ﷺ اور ان کی آل کو الگ نہیں کیا اور جو بھی ایسا کرتا ہے وہ دراصل حکم رسول ﷺ کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ دوسرا امر یہ کہ کہیں بھی رسول اللہ ﷺ نے صلوات بھیجنے میں اپنی آل کے ساتھ اصحاب یا دیگر کسی کو شامل نہیں فرمایا۔ تقریباً تمام احادیث میں لفظ آلِ محمد استعمال ہوا ہے۔ آج کل افراد جو رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجتے ہوئے آل محمد ﷺ کو صلوات سے خارج کردیتے ہیں یا ان کے ساتھ اصحاب یا دیگر افراد کا اضافہ کرتے ہیں وہ دراصل ایک بدعت کے مرتکب ہیں اور نص صریح کے مقابل ذاتی اجتہاد کرتے ہیں۔

درود شریف کے فضائل اسکے فوائد واثرات بے شمار ہیں جس پر ایک مستقل کتابچہ کی ضرورت ہے کہ جس میں درود شریف کے کمالات فیوضات وبرکات تحریر کیئے جائیں گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسول اللہ ﷺ اور ان کی آل پر صلوات بھیجنے کی فضیلت

۱۔ صحیح مسلم، سنن ترمذی، سنن نسائی، مسند احمد وغیرہ میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ صَلّی عَلَّی واحِدۃً صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ عَشْراً، جو بھی مجھ پر ایک مرتبہ صلوات بھیجے گا خدا اس پر دس مرتبہ صلوات بھیجے گا۔

(صحیح مسلم: جلد ۱، صفحہ ۳۰۶، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ علی النبی، سنن ترمذی: جلد ۲، صفحہ ۲۷۰؛ سنن نسائی: جلد ۳، صفحہ ۵۰؛ مسند طیالسی: جلد ۱، صفحہ ۲۸۳ حدیث ۲۱۲۲؛ ریاض الصالحین: صفحہ ۳۸۱؛ اسباب التنزیل واحدی: صفحہ ۲۵۰: درالمنثور: جلد ۵، صفحہ ۲۱۸؛ تفسیر قرطبیؒ: جلد ۱۴، صفحہ ۲۹۴. (عبارت مسلم سے نقل کی گئی ہے)

۲۔ سنن ابی داؤد، ترمذی، نسائی، مسند احمد، اور مستدرک میں فضالۃ بن عبید سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: سمع رَسُولُ اللہِ ﷺ رَجُلًا یدعو فی الصلاۃ وَلَمْ یَذْکُرِ اللہَ عَزَّوَجَلَّ وَلَمْ یُصَلِّ عَلَی النَّبِی فَقالَ رَسُولُ اللہِ ﷺ: «عَجَلَ ھذا» ثُمَّ دَعاہُ وَقالَ لَہُ وَلِغَیْرِہِ: إِذا صَلَّی أَحَدُکُمْ فَلْیَبْدأْ بِتَحْمِیدِ اللہِ وَ الثَّنَاءِ عَلَیْہِ ثُمَّ لِیُصَلِّ عَلَی النَّبِی ﷺ ثُمَّ لِیَدْعُ بَعْدُ ما شاء؛ رسول اللہ ﷺ نے سنا کہ ایک شخص نماز میں دعا مانگ رہا ہے، لیکن اس نے نہ خدا کو یاد کیا اور نہ رسول اللہ ﷺ پر صلوات بھیجی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس نے جلدی سے کام لیا۔ اس کے بعد اسے اپنے پاس بلایا اور اسے اور دوسرے لوگوں کو مخاطب کرکے فرمایا: جب بھی تم میں سے کوئی نماز پڑھے، تو ابتداء میں خدا کی حمد و ثناء کرے، اس کے بعد پیغمبر ﷺ پر صلوات بھیجے، اس کے بعد خدا سے جو چاہے طلب کرے۔

(سنن ابوداؤد: جلد ۲، صفحہ ۷۷، حدیث ۱۴۸۰؛ (عبارت سنن ابی داؤد سے ہی نقل کی گئی ہے) سنن ترمذی: کتاب دعاء جلد ۱۳، صفحہ ۲۱؛ اسی باب کی ایک اور روایت میں آیا ہے: رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسے شخص سے جو اپنے لیے دعا مانگ رہا تھا لیکن نہ تو اس نے خدا کی حمد کی اور نہ رسول اللہ ﷺ پر صلوات بھیجی، ارشاد فرمایا: اے نمازی! جب بھی نماز پڑھے اور بیٹھے تو پہلے خدا کی حمد کر اور مجھ پر صلوات بھیج اس کے بعد خدا سے طلب کر۔ آپ نے ایک دوسرے شخص کو جس نے نماز پڑھنے کے بعد خدا کی حمد کی اور آپ پر صلوات بھیجی فرمایا: اے نمازی! دعا کر کے یہ قبول ہو جائے۔ (مسند احمد: جلد ۶، صفحہ ۱۸؛ سنن نسائی: جلد ۳، صفحہ ۴۴؛ مستدرک حاکم: جلد ۱، صفحہ ۲۶۸؛ ریاض الصالحین نبوی: صفحہ ۳۸۲)

۳۔ مسند احمد، سنن ترمذی اور دوسری کتب میں امام حسین بن علیؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اَلبَخِیلُ مَنْ ذُکِرتُ عِندَہُ فَلَم یُصَلِّ عَلَیَ، بخیل تو وہ ہے جس کے سامنے میرا نام لیا جائے لیکن وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

(مسند احمد: جلد ۱، صفحہ ۲۰۱؛ سنن ترمذی، کتاب دعا: جلد ۱۳، صفحہ ۶۲ و ۶۳؛ کنزالعمال: جلد ۱، صفحہ ۴۳۷؛ لیکن یہاں روایت امام حسنؑ سے نقل کی گئی ہے جو ظاہراً املائی غلطی معلوم ہوتی ہے. کیونکہ مؤلف نے خود کہا ہے کہ وہ یہ حدیث احمد ترمذی نسائی اور ابن حبان سے روایت کر رہے ہیں لہذا لازم ہے کہ یہ امام حسینؑ سے روایت ہو). اسی حدیث کی مانند حدیث کنزالعمال: جلد ۱، صفحہ ۴۳۶ تا ۴۳۸ و ۴۵۳ میں عوف بن مالک، امام حسنؑ، جابر، ابوہریرہ، اور قتادہ سے بھی نقل کی گئی ہے۔ تفسیر درالمنثور: جلد ۵، صفحہ ۲۱۸؛ ریاض الصالحین: صفحہ ۳۸۲)

۴۔ کنزالعمال میں حسن سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اَکثِرُوا الصَّلاۃَ عَلَیَ، فَإِنَّ صَلاتَکُمْ عَلَی مَغْفِرَۃٌ لِذُنُوبِکُمْ؛ مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو، کیونکہ تمہارا مجھ پر درود بھیجنا تمہارے گناہوں کی بخشش کا سبب ہے۔

(کنزالعمال: جلد ۱، صفحہ ۴۳۶)

۵۔ نیز ابودرداء رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہے کہ آپ نے فرمایا: مَنْ صَلَّی عَلَی حِینَ یُصْبِحُ عَشْراً وَحِینَ یُمسی عَشْراً أَدْرَکَتْہُ شَفاعَتی؛ جو کوئی بھی صبح و شام مجھ پر دس دس مرتبہ درود بھیجے گا اسے میری شفاعت حاصل ہو گی۔

(کنزالعمال: جلد ۱، صفحہ ۴۳۹)

۶۔ سہل بن سعد سے روایت ہے: قَدِمَ رَسُولُ اللہ ﷺ فَإِذا بِأَبِی طَلْحَۃ فَقَامَ إِلَیْہِ فَتَلَقّاہُ فَقالَ: بِابی انت وامی یا رَسُول اللہ إِنّی لأَری السُّرورَ فی وَجْھِکَ، قال ﷺ: «أتانی جبرئیل آنفاً فَقالَ: یا مُحَمَّد! مَنْ صَلَّی عَلَیْکَ مَرَّۃً کَتَبَ اللہُ بِھا عَشْرَ حَسَناتٍ وَ مَحَی عَنْہُ عَشْرَ سَیِّئَاتٍ وَ رَفَعَ لَہُ بِھَا عَشْرَ درجات؛ رسول اللہ ﷺ داخل ہوئے تھے کہ ابو طلحہ ان کی جانب بڑھے اور آپ کا استقبال کرتے ہوئے کہا: میرے ماں باپ آپ پر فدا یا رسول اللہ! میں آپ کے چہرے پر شادمانی دیکھ رہا ہوں۔ فرمایا: ابھی ابھی جبرائیل میرے پاس آئے تھے، انہوں نے کہا: اے محمدؐ! جو کوئی بھی آپ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا خدا اسے دس نیکیاں عطا کرے گا، اس کی دس برائیاں مٹائے گا اور اس کے دس درجے بلند فرمائے گا۔

(کنزالعمال: جلد ۱، صفحہ ۴۳۶ و ۴۴۷ . یہی روایت ابو طلحہ کی زبان سے اس اضافے کے ساتھ نقل ہوئی ہے: اور فرشتہ درود بھیجنے والے سے وہی کہتا ہے جو وہ تمہیں کہتا ہے. میں نے کہا: جبرائیل! یہ کیسا فرشتہ ہے؟ جبرائیل نے کہا: خدا نے جس وقت سے آپ کو خلق کیا ہے یہاں تک کہ آپ کو مبعوث فرمایا ایک فرشتے کو آپ پر مقرر کیا ہے؛ آپ کی امت میں سے کوئی فرد بھی ایسا نہیں جو درود بھیجتا ہو مگر یہ فرشتہ اس سے کہتا ہے: اور تو (بھی سن لے کہ) خدا تجھ پر بھی درود بھیج رہا ہے. (کنزالعمال: جلد ۱، صفحہ ۴۴۰ تا ۴۴۹ و جلد ۲، صفحہ ۱۸۱)

یہی روایت سعید بن عمر انصاری اور ابو بردۃ بن تیار اور انس سے بھی نقل ہوئی ہے۔(کنزالعمال: جلد ۱، صفحہ ۴۳۷، ۴۴۸، ۴۴۹؛ سنن نسائی: جلد ۳، صفحہ ۵۰، کتاب الصلاۃ، باب فضل درود بر پیغمبر ﷺ، فرائد السمطین: جلد ۱، صفحہ ۲۴؛ تاریخ بغداد: جلد ۸، صفحہ ۲۸۱)

۷۔ کنزالعمال میں عمار یاسرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: إن الله أعطى ملكاً مِنَ الملائكة أسماء الخلق، فَهُوَ قائم عَلى قَبْرِي إِلى يَوْمِ القِيامة لا يُصَلَّى عَلَى احَدٌ صَلاةٌ إِلَّا سَمَاءُ باسمه واسم أبيه وقال: يا محمد صلى عليك فُلان بن فلان وَقَدْ ضَمِنَ لى رَبِّي۔ تَبارَكَ وَتَعالى۔ انه أرد عليه بِكُلِّ صَلاةٍ عشرا؛ خدا نے فرشتوں میں سے ایک فرشتے کو تمام لوگوں کی قوت سماعت کے برابر قوت سماعت سے نوازا ہے اور وہ روز قیامت تک میری قبر پر کھڑا رہے گا۔ جو کوئی بھی مجھے پر درود بھیجتا ہے وہ اس کا اور اس کے باپ کا تعارف کرواتا ہے اور کہتا ہے: اے محمدؐ! فلاں ابن فلاں نے آپ پر درود بھیجی ہے۔ خدائے تبارک وتعالی نے ضمانت دی ہے کہ ہر درود کو دس برابر اس کے پڑھنے والے کی جانب واپس لوٹادوں۔

(کنزالعمال: جلد ۱، صفحہ ۴۴۸ و ۴۵۰)

۸۔ سعد ساعدی رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: لا صلاۃ لمن لا یُصلی علی النبی ﷺ، جو کوئی نماز میں رسول اللہ ﷺ پر درود نہ بھیجے اس کی نماز نہیں ہے۔ (سنن ابن ماجہ: جلد ۱، صفحہ ۱۴۰ و ۴۰۰)

۹۔ جابر بن عبداللہ انصاریؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَى فَقَد شَقَى؛ جس شخص کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے تو یقینا اس نے ستم کیا ہے۔ (سنن ابن ماجہ: جلد ۱، صفحہ ۱۴۰ و ۴۰۰)

۱۰۔ امام حسینؑ رسول اللہ صلی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَخَطى الصَّلاةَ عَلَّى خَطَئ طَرِيقَ الجنَّة جس شخص کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر درود بھیجنے کو نظر انداز کرے تو اس نے راہ بہشت کو نظر انداز کیا ہے۔

(کنزالعمال: جلد ۱، صفحہ ۴۳۸ از طبرانی؛ ایسی ہی حدیث ابن عباس سے جلد ۱، صفحہ ۴۳۸ میں بھی درج ہے. تفسیر درالمنثور: جلد ۵، صفحہ ۲۱۸؛ ابن ماجہ: جلد ۱، صفحہ ۲۹۴)

رسول اللہ ﷺ پر درود کیسے بھیجی جائے؟!

۱۔ صحیح بخاری، سنن نسائی، ابن ماجہ اور مسند احمد میں ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ: قلت: يا رَسُولَ الله! هذَا السَّلامُ عَلَيْكَ قَدْ عَرَفْناه فَكَيْفَ الصَّلاة قال: قُولُوا: أَللّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كما صَلَّيْتَ عَلى إبراهيم، وَبارِكْ عَلى

مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ کما بارکت علی إبراهيم ؛ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: یارسول اللہ ﷺ یہ سلام آپ پر تھااور ہم سلام کرنے کو جان گئے ہیں لیکن آپ پر درود کس طرح بھیجی جائے ؟فرمایا: کہو: خدااپنے بندے،اور رسول محمد ﷺ پر درود بھیج ویسے ہی جیسے ابراہیم پر درود بھیجی تھی اور ویسے ہی محمدؐ وآل محمدؐ پر برکت نازل فرما جس طرح تونے ابراہیم وآل ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی تھی۔

(صحیح بخاری: کتاب التفسیر، تفسیر سورہ احزاب، جلد ۳، صفحہ ۱۱۹ اور کتاب الدعوات، جلد ۴، صفحہ ۴۷؛ سنن نسائی: جلد ۳، صفحہ ؛ سنن ابن ماجہ: جلد ۱، صفحہ ۲۹۲، ۹۰۲؛ مسند احمد: جلد ۳، صفحہ ۴۷؛ تفسیر درالمنثور: جلد ۵، صفحہ ۲۱۷)

۲۔ صحیح مسلم، سنن ابی داؤد، ترمذی، نسائی، موطامالک، مسند احمد اور سنن دارمی میں ابو مسعود انصاری سے مروی ہے کہ اس نے کہا: رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ہمارے ساتھ سعد بن عبادہ کی مجلس میں بیٹھ گئے۔بشیر بن سعد نے ان سے کہا: یارسول اللہ ﷺ خدا نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم آپؐ پر درود بھیجیں، پس درود کی کیفیت کیا ہو گی ؟راوی کہتا ہے: رسول اللہ ﷺ ایسے خاموش ہوئے کہ ہم تو آرزو کرنے لگے کہ کاش ہم یہ سوال نہ پوچھتے۔اس کے بعد آپ نے فرمایا: اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی إبراهيم ، وبارك علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی إبراهيم في العالمين إنك حميد مجيد والسلام کما قد عَلِمْتُم ؛ خدا محمدؐ وآل محمدؐ ﷺ پر درود بھیج ویسے ہی جیسے تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر درود بھیجی، بے شک تو تعریف کے قابل اور بزرگ ہے۔اور محمدؐ وآل محمدؐ پر برکت نازل فرما جیسے تونے ابراہیم وآل ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی بے شک تو تعریف کے قابل اور عظمت والا ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، جلد ۱، صفحہ ۳۰۵، حدیث ۶۷؛ سنن دارمی: جلد ۱، صفحہ ۳۱۰؛ سنن ابوداؤد: جلد ۱، صفحہ ۲۵۸، حدیث ۹۸۰؛ سنن نسائی: جلد ۳، صفحہ ۴۵تا۴۷؛ سنن ترمذی: کتاب تفسیر، تفسیر سورہ احزاب، صفحہ ۹۵؛ موطامالک: جلد ۱، صفحہ ۱۶۵؛ مسند احمد: جلد ۵، صفحہ ۲۷۶ وجلد ۴، صفحہ ۱۱۸؛ کنزالعمال: جلد ۲، صفحہ ۱۸۲؛ تفسیر قرطبیؒ: جلد ۴، ۲۳۳؛ تفسیر درالمنثور: جلد ۵، صفحہ ۲۱۶؛ تفسیر ابن کثیر: جلد ۳، صفحہ ۵۱۸؛ تفسیر خازن: جلد ۳، صفحہ ۴۷۷؛ مستدرک علی الصحیحین: جلد ۱، صفحہ ۲۶۸؛ سنن بیہقی: ج ۲، صفحہ ۳۷۸)

۳۔کنزالعمال میں حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:

اصحاب نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: یارسولؐ اللہ ! ہم آپ پر کس طرح درود بھیجیں؟آپؐ نے فرمایا: کہو: قالوا یا رَسُولَ الله وَ کَیْفَ نُصلی علیك قال: قُولُوا: أَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَی مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ کَما صَلَّیْتَ عَلَی إبراهیمَ وَ آلِ إبراهيم إنَّكَ حَمِیدٌ مجیدٌ، وَبَارِكْ عَلَی مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ کَما بارکت علی إبراهيمَ وَعَلی آلِ إبراهيمَ إنَّكَ حَمِیدٌ مَجید ؛خدا محمد وآل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج ویسے ہی جیسے تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر درود بھیجی، بے شک تو تعریف کے قابل اور بزرگ

ہے۔اور محمدؐ وآل محمدؐ پر برکت نازل فرما جیسے تونے ابراہیم وآل ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی بے شک تو تعریف کے قابل اور عظمت والا ہے۔ (تفسیر درالمنثور: جلد ۵، صفحہ ۲۱۷؛ کنزالعمال: جلد ۲، صفحہ ۱۷۶)

۴۔ صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابی داؤد، دارمی، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ، مسند احمد، تفسیر طبری، اور سیوطی میں کعب بن عجزہ سے روایت ہے کہ اس نے کہا: کُنت جالساً عند النبی ﷺ إذْ جَاءَ رجل فقال: قد علمنا کیف نسلّمُ عَلیكَ یا رَسُول الله فکیف نصلی علیكَ قال: قولوا: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص آیا اور بولا: یارسول اللہ ﷺ ہم یہ تو جانتے ہیں کہ آپ کو سلام کیسے کرنا ہے البتہ یہ بتادیجیے کہ آپ پر درود کیسے بھیجی جائے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہو: اے خدا محمدؐ وآل محمدؐ پر درود بھیج ویسے ہی جیسے تونے ابراہیم اور آل ابراہیم پر درود بھیجی، بے شک تو تعریف کے قابل اور بزرگ ہے۔اور محمدؐ وآل محمدؐ پر برکت نازل فرما جیسے تونے ابراہیم وآل ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی بے شک تو تعریف کے قابل اور عظمت والا ہے۔

(صحیح بخاری: کتاب بدءالخلق، جلد ۲، صفحہ ۱۵۹اوکتاب التفسیر، تفسیر سورہ احزاب: جلد ۳، صفحہ ۱۱۹اوکتاب الدعوات، جلد ۴، صفحہ ۷۲؛ صحیح مسلم: کتاب الصلاۃ: جلد ۱، صفحہ ۳۰۵، حدیث ۶۶؛ سنن ابوداؤد: جلد ۱، صفحہ ۲۵۷، ۹۷۶؛ سنن دارمی: جلد ۱، صفحہ ۳۰۹؛ سنن نسائی: جلد ۳، صفحہ ۴۷؛ سنن ترمذی: جلد ۲، صفحہ ۲۶۸؛ سنن ابن ماجہ: حدیث ۹۰۴؛ مسند احمد: جلد ۴، صفحہ ۲۴۱تا۲۴۴؛ تفسیر طبری: جلد ۲۲، صفحہ ۳۱؛ تفسیر قرطبیؒ: جلد ۱۴، صفحہ ۱۳۳۴؛ تغییر درالمنثور: جلد ۵، صفحہ ۲۱۵؛ کنزالعمال: جلد ۲، صفحہ ۱۸۰؛ تفسیر ابن کثیر: جلد ۳، صفحہ ۵۰۷)

۵۔ تفسیر طبری اور سیوطی میں ابن عباس سے مروی ہے: فَقُلنا أو قالوا: یا رَسُولَ الله! قد علمنا السَّلام عَلَیْكَ فَکَیْفَ الصَّلاۃُ عَلَیكَ فقالَ: أللهُمَّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إبراهيم و آل ابراهیم إنك حمید مجیدٌ. وَبارِك عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلى آلِ مُحَمَّدٍ كما بارکت علی إبراهیم و آل ابراهیم إنك حمید مجید؟ ہم نے کہا یا انہوں نے کہا: ہم آپ پر سلام بھیجنے کے طریقے کو جان گئے البتہ آپ پر درود کیسے بھیجی جائے؟ آپ نے فرمایا: خدا محمد وآل محمد ﷺ پر درود بھیج ویسے ہی جیسے تونے ابراہیم اور آل ابراہیم پر درود بھیجی، بے شک تو تعریف کے قابل اور بزرگ ہے۔اور محمدؐ وآل محمدؐ پر برکت نازل فرما جیسے تونے ابراہیم وآل ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی بے شک تو تعریف کے قابل اور عظمت والا ہے۔

(تفسیر طبری: تفسیر سورہ احزاب: جلد ۲۲، صفحہ ۳۱؛ تفسیر درالمنثور: جلد ۵، صفحہ ۲۱۶)

۶۔ سنن ترمذی میں زید بن خارجہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتا ہے کہ آپ نے فرمایا:

صَلّوا عَلَی وَ اجتهدوا فی الدعاء وقُولُوا: أَللهُمَّ صَلِّ عَلَی مُحَمَّدٍ وعَلَی آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلَی مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ کَما بارکت علی إبراهیم وعلی آل إبراهیم إِنَّكَ حَمیدٌ مَجید؛ مجھ پر درود بھیجو اور دعا مانگنے کی کوشش کیا کرو اور کہا کرو: اے اللہ محمدؐ و آل محمدؐ و پر درود بھیج اور رحمت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم و آل ابراہیم پر درود بھیجی اور رحمت نازل فرمائی بے شک تو قابل تعریف اور بلند مرتبے والا ہے۔ (سنن نسائی: کتاب سہو: جلد ۳، صفحہ ۴۹)

۷۔ سنن نسائی اور مسند احمد میں ابو طلحہ سے روایت ہے کہ اس نے کہا:

قلنا: یا رسول الله ! كَيْفَ الصَّلاة عَلیكَ قال: قولوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَی مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّد کَما صَلَّيْتَ عَلی إبراهیم و آل ابراهیم إِنَّكَ حَمِیدٌ مجیدٌ، وَبَارَكْ عَلَی مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ کَما بارکت علی إبراهیم و آل ابراهیم إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ ؟ ہم نے رسول ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہو: خدا محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیج ویسے ہی جیسے تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر درود بھیجی، بے شک تو تعریف کے قابل اور بزرگ ہے۔ اور محمدؐ و آل محمدؐ پر برکت نازل فرما جیسے تو نے ابراہیم و آل ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی بے شک تو تعریف کے قابل اور عظمت والا ہے۔

ایک اور روایت میں اس طرح وارد ہوا ہے: ایک مرد رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: یا رسول اللہ ﷺ آپ پر کس طرح درود بھیجیں؟ آپؐ نے فرمایا: کہو: خدا محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیج ویسے ہی جیسے تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر درود بھیجی، بے شک تو تعریف کے قابل اور بزرگ ہے۔ اور محمدؐ و آل محمدؐ پر برکت نازل فرما جیسے تو نے ابراہیم و آل ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی بے شک تو تعریف کے قابل اور عظمت والا ہے۔ (سنن نسائی: جلد ۳، صفحہ ۴۸؛ مسند احمد: جلد ۱، صفحہ ۱۶۲)

۸۔ کنزالعمال میں ابو طلحہ سے روایت ہے کہ اس نے کہا: قلنا: یا رسول الله ! قد علمنا کیف السلام عَلَيْكَ، فَكَيْفَ الصَّلاةَ عَليكَ قال: قولوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَی مُحَمَّدٍ وَعَلَی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَی إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَی مُحَمَّدٍ وَعَلَی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَی آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ؛ ہم نے رسول اللہ ﷺ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ ہمیں یہ تو معلوم ہو گیا کہ آپ کو سلام کیسے کرنا ہے لیکن آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہو: خدا محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیج ویسے ہی جیسے تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر درود بھیجی، بے شک تو تعریف کے قابل اور بزرگ ہے۔ اور محمدؐ و آل محمدؐ پر برکت نازل فرما جیسے تو نے ابراہیم و آل ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی بے شک تو تعریف کے قابل اور عظمت والا ہے۔

(کنزالعمال: جلد ٢، صفحہ ١٧٦: تفسیر الدر المنثور: جلد ٥، صفحہ ٢١٦)

۹۔ مسند احمد اور الدر المنثور میں بردہ خزاعی رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتا ہے کہ آپ نے فرمایا: قُولُوا: أَللّٰهُمَّ اجْعَلْ درودكَ وَ رَحمتكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَها عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ کہو: اے اللہ محمدؐ و آل محمدؐ کے لیے اپنی درود، رحمت اور برکات قرار دے۔ جیسے تونے ابراہیم اور آل ابراہیم کے لیے قرار دیں، بے شک تو قابل تعریف اور بلندی والا ہے۔

(مسند احمد: جلد ۵، صفحہ ۳۵۳ تفسیر الدر المنثور: جلد ۵، صفحہ ۲۱۸؛ کنزالعمال: جلد ۱، صفحہ ۴۴۲)

۱۰۔ کنزالعمال میں محمد بن عبداللہ بن زید رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتا ہے کہ آپ نے فرمایا:

: قولوا : اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنِي العالمين حَمِيدٌ مَجِيدٌ؛ کہو: اے اللہ محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیج جیسے تونے ابراہیم پر بھیجی، اور محمدؐ و آل محمدؐ پر برکت نازل فرما جیسے تونے عالمین میں ابراہیم پر نازل کی بے شک تو قابل تعریف اور مقام بلند کا مالک ہے۔ اور سلام تو ویسے ہی بھیجنا ہے جیسا کہ تم جانتے ہو۔ (کنزالعمال: جلد ۱، صفحہ ۴۴۲)

۱۱۔ طبری اور سیوطی ابراہیم سے آیہ "ان اللہ و ملائکته ..... کے ذیل میں نقل کرتے ہیں کہ یا رسول اللہ! یہ تو تھا سلام جس کا طریقہ ہم جانتے ہیں لیکن آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ فرمایا: قالوا یا رسُول الله ! هذا السّلام قد عرفناه. فَكَيفَ الصَّلاة عَليكَ فَقَالَ: قُولُوا: أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُولِكَ وَأَهلِ بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إبراهيم إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ ؛ کہو: اے اللہ محمد ﷺ جو تیرا عبد اور رسول ہے اس پر درود بھیج اور ان کے اہل بیت پر بھی جیسے کہ تونے ابراہیم پر درود بھیجی تھی، بے شک تو قابل تعریف اور بلند مرتبے والا ہے۔ (تفسیر طبری جلد ۲، صفحہ ۳۲؛ تفسیر الدر المنثور: جلد ۵، صفحہ ۲۱۶)

۱۲۔ کنزالعمال میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ: قال اصحاب النبی: یا رسُول الله أمرنا أن نكثر الصَّلاةَ عَليكَ في اللَّيْلَةِ الغراء وَ اليَوْمِ الأَزْهَرِ وَ أحبّ ما صلينا عَليكَ كَما تُحِب، قال: « قُولُوا : اللهم صل على محمدٍ وَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَما صَلَّيْتَ عَلَى إبراهيمَ وَ آل إبراهيم ، وَارْحَمْ مُحمداً و آل مُحَمَّدٍ كَما رحمت إبراهيم و آل إبراهيم، وَبارِك عَلى مُحمَّدٍ وَ آلِ مُحمد كما باركت على إبراهيم وَ آل إبراهيم إنَّكَ حَميدٌ مجيد . وَأَمَّا السَّلامُ فَقَد عرفتم كيف هو؟ اصحاب نبی ﷺ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم روز و شب میں آپ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجیں (کیا ہی اچھا ہو) کہ آپ پر ہماری سب سے زیادہ پسندیدہ درود وہ ہو جسے آپ خود پسند فرماتے ہوں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہو: اے اللہ محمد و آل محمد ﷺ پر درود بھیج ویسے ہی جیسے ابراہیم اور آل براہیم پر بھیجی اور محمد و آل محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما جیسے ابراہیم اور آل ابراہیم پر نازل فرمائی؛ اور محمدؐ و آل محمدؐ پر برکت نازل فرما جیسے کہ ابراہیم اور آل ابراہیم پر نازل فرمائی، بے شک تو قابل تعریف

اور بلند مرتبے والا ہے۔ اور رہا معاملہ سلام کا تو وہ تو تم پہلے سے ہی جانتے ہو۔ (کنز العمال: جلد ۲، صفحہ ۱۸۲؛ وجلد ۱، صفحہ ۴۳)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھرانہ بیوت اللہ ہے

یہ وہ گھرانہ ہے کہ جسے اللہ پاک نے عالمین میں سے چن لیا اور جہاں صبح و شام اس کی تسبیح و تہلیل ہوتی ہے اور ان (آلِ محمدؐ) سے محبت کو انسانوں پر واجب قرار دیا ہے ان کے مقام و مرتبہ کو بلند کرتے ہوئے اس گھرانے کو عالمین پر فوقیت دی۔

فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَ یُذْكَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ یُسَبِّحُ لَهٗ فِیْهَا بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ

(سورہ نور آیت ۳۶)

"اس گھر کے متعلق خدا کا حکم ہے کہ ان کی بلندی کا اعتراف کیا جائے اور ان میں اس کے نام کا ذکر کیا جائے کیونکہ ان گھروں میں صبح و شام اس کی تسبیح کرنے والے ہیں"۔

آل رسول اور درود شریف

صلوا اور سلموا میں فرق

صلوا: کا مطلب ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام بھیجنا

سلموا: اس سے مراد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر حکم کے سامنے سر تسلیم خم کرنا۔

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالی ہے۔

ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَ یُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (سورہ نساء آیت ۶۵)

اس آیت میں یسلمو تسلیما کا استعمال ہوا ہے

ترجمہ: مومن وہ ہیں جو آپ کے فیصلے کو دل و جان سے قبول کریں۔ حتیٰ کہ آپ کے کسی فیصلے میں ذرہ برابر ناراضگی کا اظہار نہ کریں بلکہ مطلق طور پر تسلیم کریں۔

قرآن مجید کی آیت درود شریف

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (سورہ احزاب آیت ۵۶)

ترجمہ: بے شک اللہ اور اسکے فرشتے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی ان پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو (تاکہ انکا حق زحمت ادا ہو) اور انکے فرمان پر سر تسلیم خم کرو۔

جس طرح قرآن مجید میں دیگر شرعی احکام مثلا نماز، روزہ، حج، زکواۃ جہاد، امر بالمعروف نھی عن المنکر کے احکام نازل ہوئے مگر لوگوں کو ان احکام پر عمل کرنے کا طریقہ معلوم نہیں تھا۔ قرآن مجید میں صرف حکم آیا ہے اور رسول اکرم ﷺ نے ان احکام کی تشریح کرتے ہوئے مفصل طریقہ بتایا کہ نماز کے یہ قوانین ہیں اس طرح نماز پڑھو اتنی فرض رکعات اور اس طریقے سے ادا کرو۔ اور اسی طرح دیگر احکام کی تفصیل بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتائی۔

اسی طرح آیتِ درود کا حکم نازل ہونے کے بعد صحابہ کرام نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہمیں آتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کا صحیح طریقہ کیا ہے اور ہم درود شریف کیسے بھیجیں۔

درود شریف بھیجنے کا سنت طریقہ

مولانا منظور احمد نعمانی اپنی کتاب معارف الحدیث میں تحریر کرتے ہیں کہ عن كعب بن عجرة قال سالنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلنا يا رسول الله كيف الصلوة عليكم اهل البيت فان الله قد علمنا كيف نسلم عليك نسلم عليك فقال قولوا اللهم صلى على محمد آل محمد كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد المجيد الهم بارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد

(صحیح بخاری شریف جلد ۲ حدیث ۹۰۸ باب ۸۰۵ صفحہ ۸۹۵)

حضرت کعب بن عجرہ (جو اصحاب بیعت رضوان میں سے ہیں) راوی ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کرتے ہوئے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ نے یہ تو ہم کو بتادیا کہ ہم تشہد میں سلام علیک ایھا النبی ورحمت اللہ وبرکاتہ کہہ کر آپ پر سلام بھیجا کریں اب آپ ہمیں یہ بھی بتادیں کہ ہم آپ پر صلواۃ (درود) کیسے بھیجا کریں آپ ؐ نے فرمایا یوں کہا کرو۔

اللھم صل علی محمد وآل محمد....الخ........

"اے اللہ اپنی خاص عنایت اور رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر والواں پر جیسے کہ تو نے عنایت ورحمت فرمائی حضرت ابراہیم پر اور ان کے گھر والوں پر تو حمد وستائش کا سزاوار ہے اور عظمت و

بزرگی والا ہے اے اللہ خاص برکتیں نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ وعلیہ وآلہ وسلم کے گھر والوں پر جیسے کہ تو نے خاص برکتیں نازل فرمائیں حضرت ابراہیم پر اور حضرت ابراہیم کے گھر والوں پر تو حمد وستائش کا سزاوار ہے اور عظمت و بزرگی والا ہے۔"

(معارف الحدیث جلد سوم باب الصلواۃ صفحہ ۲۹۸ مصنف مولانا منظور احمد نعمانی)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نامکمل (دم کٹی) درود بھیجنے کی ممانعت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھ پر دم بریدہ درود نہ پڑھا کرو صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کس طرح؟ آپ نے فرمایا تم صرف الھم صل علی محمد کہتے ہو اور آل محمد کو ترک کر دیتے ہو یہ صلواۃ دم کٹی ہے بلکہ یوں کو الھم صلے علی محمد و آل محمد

(بخاری شریف حدیث ۳۳۲۹ صواعق محرقہ صفحہ عربی ایڈیشن ۱۴۶ اور اردو ۴۹۵، طبع مصر رشفہ الصادی صفحہ ۳۰ طبع قاھرہ)

عموماً یہ دیکھا گیا ہے کہ بہت سے لوگ جب حضورؐ کا نام آتا ہے تحریروں و تقریروں میں دانستہ یا نادانستگی میں صرف صلی اللہ علیہ وسلم کہہ کر آگے بڑھ جاتے ہیں اسکا مطلب یہ ہے کہ انہیں رسول کا فیصلہ مطلق قبول نہیں اور رسول کے فیصلے کے سامنے چوں وچراں یا کچھ ابہام باقی ہے۔ ایسا کرنا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس قرآنی حکم "وسلم تسلیما" سے سرتابی اور سنگین خلاف ورزی ہے۔

درود شریف میں اللہ پاک کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھرانے کو شامل کرنا بڑی اہمیت کا حاصل ہے امت کو اس بات کا سبق دیا جارہا ہے کہ اہلبیت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ملحق اور لازم وملزوم ہیں۔ جس نے نبیؐ کے ساتھ آل رسول کو شامل نہیں کیا اس نے نبی پر ظلم کیا اور جس نے آپ پر ظلم کیا وہ عذاب الہٰی کا مستوجب ٹھہرا۔

حدیث شریف میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے میرے قرابت داروں کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت دی اس نے اللہ تعالی کو اذیت دی۔ (صواعق محرقہ صفحہ ۴۹۳)

نماز تشہد میں درود شریف کا لازمی پڑھنا

۱۔ حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ نماز بغیر قرات اور تشہد میں آنحضرت ﷺ اور آپؐ کی آل پر درود پڑھے بغیر نہیں ہوتی۔

(حافظ ابن حجر عمل الیوم والیہ)

۲۔ حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں جس شخص نے (نماز) تشھد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوران کی آل پر درود شریف نہ پڑھا اس کی نماز نہ ہوئی۔ (حافظ ابن عبدالبر کتاب استعیاب)

۳۔ جس نے نماز تشھد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوران کی آل پر درود شریف نہ پڑھا اسے نماز دوبارہ پڑھنی چاہئیے۔

(علامہ ابراہیم بہیقی المحاسن المساوی طبع بیروت)

۴۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص بھی ایسی نماز پڑھے گا جس میں مجھ پر اور میری آل پر درود نہ ہو گی تو اس کی نماز قابل قبول نہیں۔ (سنن دار لقطنی صفحہ ۳۵۵، احقاق الحق جلد ۱۸ صفحہ ۳۱۰)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز میں حکم دیا ہے کہ اس طرح درود پڑھو الهم صلی علی محمد و آل محمد وبارك علی محمد و آل محمد۔ (قاضی قسطنطنیہ حافظ سلیمان نقشبندی حنفی کتاب ینابیع المودۃ صفحہ ۲)

امام شافعی ارشاد فرماتے ہیں اے اہل بیت نبی تمہاری بزرگی کے لئے اس قدر کافی ہے کہ جو شخص تم پر درود نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔ (حافظ ابن حجر مکی صواعق محرقہ صفحہ عربی ایڈیشن ۱۴۸ اور اردو ۵۰۱)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوراہل بیت کے پانچ مشترکہ فضائل

امام اہل سنت رئیس المفسرین علامہ فخر الدین رازی نے تحریر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آل محمدؑ میں پانچ چیزیں مساوی ہیں۔

ا۔ سلام میں جس طرح اللہ تعالی نے نبی اکرم پر سلام کیا اور کہا کہ

"اسلام علیك یا ایها النبی" اوراہلبیت کے لئے کہا کہ "سلام علی إل یاسین" آل یاسین پر سلام ہو۔

۲۔ تشہد پڑھتے وقت درود پڑھنے کا حکم دیا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ان کے اہل بیت پر بھی درود بھیجنے کا حکم دیا۔

۳۔ طہارت میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم کو فرمایا طٰہٰ! اے طاہر اوراہل بیت کو فرمایا تم کو اللہ نے پورا پاک وپاکیزہ رکھنے کا اعلان کر دیا ہے۔

۴۔ صدقے کے حرام ہونے پر جس طرح رسول اللہ ﷺ پر حرام کیا گیا اسی طرح آپ کے اہل بیتؑ پر بھی حرام کیا۔

۵۔ محبت واجب ہونے میں اللہ نے جس طرح فرمایا کہ اے رسول مسلمانوں سے کہہ دو کہ میرے قرابتداروں یعنی اہل بیت کے ساتھ محبت کرو۔

(امام فخر الدین رازی، صواعق محرقہ صفحہ ۸۹ مطبوعہ مصر شفتہ الصادی صفحہ ۲۹ مطبوعہ قاھرہ،اسعاف الراغبین صفحہ ۱۱۷ مطبوعہ مصر)

خانوادہ ابراہیمی کی مشترک خصوصیات

یہ آل محمدؐ کی بہت بڑی امتیازی شان اور خصوصیت ہے کہ اللہ پاک نے ان پر وہی رحمت برکت وسلامتی نازل فرمائی۔اور بالکل وہی حیثیت (PORTFOLIO) عطا فرمایا۔ جو اپنے برگزیدہ رسول حضرت ابراہیم اور ان کی آل پر نازل کی تھی آل ابراہیم میں بڑے بڑے جلیل القدر انبیاء ورسل تشریف لائے جن کی تعداد ہزاروں میں ہے چند جلیل القدر نبیوں میں حضرت اسماعیلؑ،اسحاقؑ،یوسفؑ،شعیبؑ،خضرؑ،داؤدؑ، سلیمانؑ، حضرت موسیٰؑ وعیسیٰؑ یہ تمام نبی ورسول انتہائی عظمتوں پر فائز طیب وطاہر اور انتہائی پاکیزہ صفات کے حامل تھے حافظ ابن تیمیہ کے مشہور شاگرد حافظ ابن قیم دمشقی نے اپنی کتاب جلاء الافہام فی الصلاۃ والسلام علے نبی خیر الانام صفحہ ۱۲۶ میں بہت خوبصورت انداز میں آل ابراہیم وآل محمد کی مشترکہ خصوصیات کا موزانہ کیا ہے۔

چونکہ ابراہیم علیہ السلام کا یہ مبارک وپاکیزہ گھرانہ مرتبہ ومقام میں دنیا کے تمام گھرانوں سے افضل واشرف ہے۔(اس میں مسلسل جلیل القدر نبیوں اور رسولوں کی آمد رہی ہے)اس لئے اللہ تعالی نے اس گھر کو چند ایسی خصوصیات عطا کی ہیں جو کسی اور گھرانے کے حصہ میں نہیں آتی ہیں اللہ تعالی نے اس مبارک گھرانہ کیلئے نبوت ورسالت کو خاص کر دیا لہذا ابراہیم علیہ اسلام کے بعد جو بھی انبیاء ورسل مبعوث کئے گئے ان سب کا تعلق خانوادہ ابراہیم ہی سے تھا۔

اللہ تعالی نے ابراہیم علیہ اسلام کی ہی نسل میں رشد وہدایت کے ایسے علماء کرام پیدا کئے جو قیامت تک لوگوں کی راہ راست کی جانب راہنمائی کرنے والے ہیں چنانچہ ابراہیم علیہ السلام کے بعد جیسے ہی اللہ کا تقرب حاصل ہوا وہ جنت میں داخلہ کا مستحق ٹھہرا تو وہ دراصل ابراہیم علیہ الصلواۃ والسلام کی دعوت توحید ہی کا ثمر ہے اور ملت ابراہیمی کی پیروی کرنے کی وجہ سے ہی وہ اس انعام کا مستحق ہوا۔

اللہ تعالی نے اس گھرانے کے دو افراد کو اپنا خلیل منتخب کیا یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالی کا ارشاد ہے " وَ اتَّخَذَ اللّٰهُ اِبۡرٰهِيۡمَ خَلِيۡلًا " (سورہ نساء آیت ۱۲۵) اللہ نے ابراہیم علیہ السلام کو اپنا دوست بنالیا اور نبی اکرمؐ کی حدیث ہے ان اللہ اتخذ فی خلیلا کما اتخذ ابراھیم خلیلا اللہ تعالی نے مجھے اپنا دوست بنایا ہے جیسے ابراہیم علیہ السلام کو اپنا دوست بنایا تھا(صحیح مسلم شریف ۵۳۲) یہ اعزاز بھی خانوادہ ابراھیمی کو حاصل ہے۔

اللہ تعالی نے اس گھرانے کے مرد اول کو ساری دنیا کے انسانوں کا امام مقرر کیا چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے "وَاِذِ ابۡتَلٰۤى اِبۡرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ‌ؕ قَالَ اِنِّىۡ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا‌ ؕ" (سورہ البقرہ آیت ۱۲۴) یاد کرو جب ابراہیم کو اس کے رب نے چند باتوں میں آزمایا اور وہ ان سب میں پورے اترے تو اس نے کہا میں آپ کو لوگوں کا پیشوا (امام) بنانے والا ہوں۔

اللہ تعالی نے اپنے نبی ابراہیم علیہ السلام ہی کے ہاتھوں اپنے گھر کی تعمیر کرائی جسے لوگوں کیلئے قبلہ اول اور مقام حج وزیارت قرار دیا گویا بیت اللہ کا ظہور ابراہیم علیہ السلام کے معزز گھرانے کے ذریعہ ہوا۔

اللہ تعالی نے اپنے بندوں کو اہل بیت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وہی رحمت کے نزول کی دعا کرنے کو کہا ہے جیسی اس نے ابراہیم اور ان کی آل پر کی چنانچہ نزول رحمت کی تمثیل کا یہ اعزاز بھی ابراہیم علیہ السلام ہی کے گھرانے کیلئے خاص ہو گیا۔

مزید فرماتے ہیں کہ۔۔۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی صاحبزادی فاطمہؓ کے دونوں صاحبزادوں حسنؓ و حسینؓ کی ہر قسم کی بیماری اور آفتوں سے محفوظ رکھنے کیلئے وہی کلمات کہتے تھے۔ جو ابراہیم علیہ السلام اپنے دونوں بیٹوں اسماعیل و اسحاق علیہ السلام کیلئے کہا کرتے تھے۔ چنانچہ صحیح بخاری میں مشہور تابعی سعید ابن جبیر نے ابن عباس سے روایت کی ہے۔ کہ اللہ کے رسول حسنؓ و حسینؓ کیلئے ہر بیماری و آفت سے حفاظت کی یوں دعا کرتے تھے اعوذ بکلمات اللہ التماتہ من کل شیطان دھامتہ و من کل عین لامتہ "میں اللہ تعالی کے مکمل اور نافع کلمات کے ذریعہ پناہ طلب کرتا ہوں۔ اور ان شیاطین جن وانس سے جو نقصان پہنچانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اور ہر قسم کی آفت و مصیبت اور بیماری و وباء سے"۔

(صحیح بخاری شریف فتح الباری ۶/۱۷-۳۳ بحوالہ جلاء الافہام فی الصلات علی نبی خیر الانام صفحہ نمبر ۱۲۶ علامہ عبدالعزیز بن باز جامعہ ابن تیمیہ پوسٹ بکس نمبر ۳۴۲۴۸ ریاض سعودی عرب)

(مذکورہ کتاب کا اصل نام جلاء الافهام في الصلاة والسلام علے خیر الانام ہے جسکی تلخیص علامہ محمد بن احمد موجودہ مدرس دار الحدیث الخیریہ مکہ مکرمہ نے کی ہے جسے ڈاکٹر محمد لقمان سلفی رئیس علامہ ابن باز الدراسات اسلامیہ مطبوعہ ریاض سعودی عرب سے چھپوایا)۔

☆☆☆☆